تعلیم وتعلّم

مولانا محمد بشیر☆

اسلامی مدارس اور تعلیم وتربیت کی خشتِ اوّل

عربی زبان دین اسلام کی پہچان اور شعار ہے کیونکہ اس میں ہماری آخری اور ابدی کتاب 'قرآنِ کریم' نازل ہوئی، اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زبان یہی تھی۔ آپ اور ان کے صحابہ عرب تھے۔ قرآنِ کریم کی طرح ان کی تمام احادیث کا ذخیرہ اور آپ کی سیرتِ مبارکہ اسی زبان میں ہے۔ یوں ہمارے دین اسلام کی تمام تعلیمات کی اصل زبان یہی ہے اور ہماری عبادات کے تمام اذکار، دعائیں اور آداب بھی اسی عربی زبان میں ہیں۔

ہر مسلمان عربی سیکھتا ہے!

عربی زبان کی اس دینی اور شرعی اہمیت کی وجہ سے ہر باشعور مسلمان اسے سیکھتا ہے، اور کسی نہ کسی شکل میں اسے بولتا بھی ہے۔ ہمارے اس خطے کے مسلمان خاندانوں میں ایک اچھی روایت نسلوں سے چلی آرہی ہے کہ وہ اپنے ننھے بچوں کو شعوری عمر کو پہنچتے ہی ان کی خواندگی کا آغاز قرآنِ کریم کی تعلیم دینے سے کرتے ہیں، جس کی ابتدا تعلیم قرآن کے ابتدائی اور تمہیدی قاعدے...... بغدادی قاعدے یا قاعدہ یَسَّرنا القرآن یا نورانی قاعدے...... کی تدریس سے ہوتی ہے۔

بچہ اس تمہیدی قاعدے کو دو یا تین سال مسلسل محنت سے پڑھتا رہتا ہے اور عربی حرفوں کی مفرد اور مرکب شکلوں نیز ان کی حرکات کی متنوع صورتوں اور استعمالات کی مشق کرتے ہوئے قرآنِ کریم کے الفاظ، مرکبات، جملوں اور آیات کی قرات سیکھتا ہے اور وقف اور وصل کے اُصولوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ یوں ہمارے بچے تین یا چار سال کی عمر کو پہنچتے ہی قرآنِ کریم کی عربی زبان کو سیکھنا شروع کردیتے ہیں اور وہ اسے صحیح پڑھنے اور بولنے کی صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں۔

☆ پرنسپل مَعهد اللغة العربية، اسلام آباد

اس تمہیدی قاعدے کو پڑھنے کے بعد یہ خوش نصیب بچے قرات کے اِنہی اصولوں کے مطابق قرآنِ کریم کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھنے کی مشق اور تربیت لیتے ہیں جسے ناظرہ قرآنِ کریم کی خواندگی کہا جاتا ہے۔اس میں وہ ایک یا دو سال مسلسل محنت کرتے ہیں۔

اس ناظرہ قرآنِ کریم کورس کے دوران وہ کئی منتخب سورتوں کو زبانی بھی یاد کرتے ہیں، نیز مکمل نماز کے اذکار، اذان اور دیگر مواقع پر پڑھے جانے والے اذکار اور دعاؤں کو بھی ازبر کرلیتے ہیں۔ اس مدت میں بچے قرآن کریم کی آسان اور سلیس عربی زبان میں جب اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور آیات کو بار بار اور تکرار سے پڑھتے اور دہراتے رہتے ہیں، تو ان کے دلوں اور ذہنوں میں قرآنی الفاظ، مرکبات، محاورے اور جملے بلکہ پوری پوری آیات پختہ اور محفوظ ہوجاتی ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ تیس پاروں پر مشتمل قرآنِ کریم کی لغت عربی کے عظیم اور وسیع ذخیرے سے اچھی طرح مانوس اور واقف ہوچکے ہوتے ہیں۔

اسلامی تعلیم وتربیت کا اچھا آغاز

مسلمان بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت کا یہ پہلا کورس جو بغدادی قاعدے اور ناظرہ قرآنِ کریم پر مشتمل ہے، ایک جامع اور مفید کورس ہے کیونکہ اس میں ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت کا باقاعدہ اور جامع پروگرام دیا گیا ہے جو درج ذیل بنیادی اور ضروری نکات کو شامل ہوتا ہے:

1. کتاب اللہ کی قرات کے ضروری قاعدوں کی تعلیم اور مشق
2. کتاب اللہ کی صحیح اور پختہ تلاوت کی نظری اور عملی تربیت
3. اسلام کے پہلے دو بنیادی ارکان: شہادتین اور نماز کی تعلیم اور عملی تربیت
4. بنیادی اسلامی آداب کی تعلیم وتربیت
5. عربی زبان کے بنیادی الفاظ، ترکیبوں، محاوروں اور جملوں کو پڑھنے، بولنے کی پختہ تربیت

اور پھر بچے اسے جس یکسوئی، شوق اور توجہ سے پڑھتے ہیں اور فرفر سناتے ہیں، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی تین چار سال کی مسلسل محنت اور ریاضت کے نتیجے میں اسلامی تعلیم وتربیت کے مذکورہ بالا مضامین میں ایسی اچھی استعداد اور صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں جسے بنیاد بنا کر اگلے تعلیمی مرحلے میں ان کی بہتر اور معیاری تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

سالِ اوّل کے پہلے مضمون میں جمود

اس کے بعد بچوں کی ایک بڑی تعداد عربی زبان سیکھنے اور اسلامی تعلیم کے حصول کی غرض سے اسلامی مدارس میں داخل ہوتی ہے جہاں وہ سالِ اوّل کا تعلیمی نصاب پڑھتے ہیں۔ جس کا سب سے اہم اور پہلا مضمون ترجمہ قرآنِ کریم کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تدریس یوں ہوتی ہے کہ سبق کے آغاز پر ایک طالب علم مقررہ آیاتِ کریمہ تلاوت کرتا ہے، پھر معلم ان کا مقامی زبان میں ترجمہ سکھاتا ہے۔ وہ ان کا ترجمہ کرتے ہوئے ان میں مذکور مشکل الفاظ اور ترکیبوں کی حسبِ ضرورت تشریح بھی کرتا جاتا ہے۔ طلبہ اس ترجمہ اور تشریح کو نہایت توجہ اور انہماک سے سنتے اور یاد کرلیتے ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم وتدریس کے اس نہج سے اُنہیں متعدد تعلیمی وتربیتی فوائد حاصل ہوتے ہیں:

① وہ قرآنِ کریم کی آیات کا معنی اور ترجمہ سیکھ لیتے ہیں۔

② وہ قرآنِ کریم کے فہم ومطالعہ کی قدرت حاصل کرکے اس کے ارشادات اور احکام کو خود سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کے اہل ہوتے ہیں۔

③ وہ قرآن حکیم کے الفاظ اور تراکیب کی لغوی اور صرفی ونحوی تشریح سے واقف ہوتے ہیں۔

ترجمہ قرآنِ کریم کی ایسی تدریس سے ہمارے بچوں، نوجوانوں اور علماء کو مذکورہ بالا فوائد اور نتائج حاصل ہوتے ہیں لیکن یہ فوائد محدود اور ناکافی ہیں، اور ہمارے عزیز بچوں کی اعلیٰ اور معیاری تعلیم وتربیت کے تمام اہداف اور مقاصد کا احاطہ نہیں کرتے۔ اس لیے یہ طریقۂ تدریس کچھ مفید ہونے کے باوجود ناقص ہے۔ اور اس ناقص اور جامد طریقۂ تدریس کا تسلسل زیر تعلیم طلبہ میں جمود پیدا کرتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہماری درسگاہوں میں تعلیم قرآنِ کریم کا یہ عظیم ترین مضمون اس کی آیاتِ کریمہ کا لفظی ترجمہ رٹنے اور رٹانے تک محدود رہتا ہے اور تین چار سال تک کسی تبدیلی یا ترقی کے بغیر اسی نہج پر چلتا رہتا ہے، اور ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا کہ اس کی تدریس کے دوسرے سال یا اگلے سالوں میں، جب زیر تعلیم طلبہ کی تعلیمی صلاحیت اور فکری وعلمی معیار بڑھ جاتے ہیں اس کے تدریسی نہج کو ترقی دیتے ہوئے اس میں مزید تعلیمی وتربیتی مقاصد کو شامل کرلیا جائے۔

ترجمے نے سب کو عربی زبان سے لاتعلق کر دیا!

اس جامد طریقہ تدریس نے ہمارے پورے تعلیمی ڈھانچے کو اپنی گرفت میں لیا ہوا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ درسِ نظامی کے تمام مضامین کی تدریس، شروع سے لے کر آخر تک اسی نہج پر ہوتی ہے۔ اس نے ہمارے تمام طلبہ، طالبات، مدرسین اور علماء کو قرآنِ کریم کی زبان — لسانِ عربی مبین — سے لاتعلق کیا ہوا ہے۔ وہ اس کے فہم ومطالعہ سے محروم رہتے ہیں اور اُنہیں قرآن کریم کے الفاظ، ترکیبوں، محاوروں اور استعمالات میں تدبر اور غور وفکر کی تربیت دی جاتی ہے، نہ ان کے لکھنے اور بولنے اور متنوع استعمالات کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اس طرح وہ کتاب اللہ کے حافظ اور عالم ہونے کے باوجود عربی زبان میں کوئی صلاحیت حاصل نہیں کر پاتے۔ یوں قرآنِ کریم کی تعلیم وتدریس میں اس جمود اور کاہلی نے عرصہ دراز سے ہمارے عزیز بچوں، نوجوانوں، مدرّسین، علماء، مفکرین اور تمام تعلیم یافتہ طبقوں کو عربی زبان سے لاتعلق اور محروم رکھا ہے۔ اس لیے یہ طریقۂ تدریس، جو ہمارے ملک اور خطے کے تمام ممالک کے اسلامی مدارس میں جاری وساری ہے ناقص اور مضر ہے۔ ضرہ أكبر من نفعه! اس کے دیگر مضر اثرات کی مزید تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ کریں:

چنانچہ سال اوّل کا یہ نقص اگلے تعلیمی مراحل میں بھی تعلیم وتربیت کے مقاصد کو متاثر کرتا ہے اور پورے درسِ نظامی کو سال اوّل سے لے کر سالِ ہشتم تک عربی زبان وادب سے لاتعلق رکھتا ہے، اور اس پر عظیم مفکر شیخ سعدی رحمہ اللہ کا یہ شعر صادق آتا ہے: ع

خشتِ اوّل چو نہد معمار کج   تا ثریا می رود دیوار کج

خشتِ اوّل کو سیدھا کریں

یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ قرآنِ کریم کی عربی زبان نہایت آسان اور سلیس ہے اور اس کی آیاتِ کریمہ میں آسان اور مشہور لفظوں، مختصر اور عام فہم محاوروں، ترکیبوں اور جملوں کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ ہم زیر تعلیم بچوں کے مرحلے اور معیار کے مطابق ان سے ایسا انتخاب کر سکتے ہیں جو اُنہیں قرآنی عربی زبان کے فہم، نطق، تحریر اور سماع کی اچھی تربیت دے اور اُنہیں گرامر کی بھول بھلیوں میں نہ ڈالے۔ اس طرح بچے قرآن کریم کے ترجمہ یا فہم ومطالعہ کے ساتھ ساتھ اس کے عربی لغت کے فہم ومطالعہ، بول چال اور تحریر کی تربیت پائیں گے اور

سال اوّل ہی سے عربی زبان کے پڑھنے بولنے اور لکھنے کی مشق کرنے لگیں گے جو ان کے ذہنوں اور دلوں میں عربی زبان وادب کے اچھے ذوق کی بنیاد بنے گی۔

یہ ہمارے مدارس میں اسلامی تعلیم کا پہلا سال ہے۔ کمسن بچے بڑے شوق سے اور اچھے اچھے جذبوں کے ساتھ عربی زبان سیکھنے اور اسلامی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں اور اپنا تعلیمی سفر شروع کرتے ہیں۔ یہ ان کی بہتر تعلیم اور عمدہ تربیت کی بنیاد رکھنے کا سنہری وقت ہوتا ہے۔ آیئے ہم اس کا آغاز قرآن کریم کی معیاری اور مثالی تعلیم سے کریں۔

بچے خواہ مدارس کے عربی کورس میں داخلہ لیں یا تجوید القرآن الکریم کورس یا تحفیظ القرآن الکریم کورس میں داخل ہوں ان سب کو ان کے اپنے اپنے مضمون ترجمہ قرآنِ کریم/تجوید/تحفیظ کے ساتھ ساتھ لغتِ قرآن کریم کی تعلیم وتربیت ضرور دی جائے۔

کمسن بچوں کو قرآنی عربی زبان کی تعلیم دینا آسان ہے

ہم سب جانتے ہیں کہ اسلامی مدارس کے طلبہ خواہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھتے ہوں یا اسے حفظ کرتے ہوں یا اس کی تجوید وقراءت کی تعلیم وتربیت پا رہے ہوں، وہ سب قرآنی آیات اور سورتوں کو باربار اور تکرار سے پڑھتے رہتے ہیں۔ اس لیے اُنہیں قرآنِ کریم کے الفاظ، ترکیبات، استعمالات اور جملے زبانی یاد ہوجاتے ہیں۔ یوں اس تعلیمی مشق کے دوران ان کے ذہنوں میں عربی زبان کا 'نہایت وسیع اور عمدہ ذخیرۂ لغت' محفوظ ہوجاتا ہے۔ یہ محفوظ ذخیرۂ لغت ان بچوں کو عربی زبان کی تعلیم وتربیت دینے کی اچھی بنیاد بن سکتا ہے۔

اس 'وسیع اور عمدہ ذخیرۂ لغت' کو محفوظ کرنے والے ان طلبہ کے فکری پہلو پر بھی غور کریں۔ وہ دین اسلام کے طلبہ ہیں اور اس کے سچے عقائد اور پختہ احکام وآداب کی تعلیم پا رہے ہیں۔ نتیجتاً وہ وسیع فکر ونظر کی تربیت حاصل کررہے ہیں۔ الغرض وہ لسانی اور فکری دونوں پہلوؤں سے عمدہ تعلیم وتربیت لینے کے اہل ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ اُنہیں عربی زبان کی عمدہ اور مؤثر تعلیم وتربیت دینے کا بہت سنہری موقع ہوتا ہے۔

عربی زبان کی تدریس کا موزوں ترین موقع

بلکہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ بغدادی قاعدہ رٹنے کے بعد قرآنِ کریم حفظ کرنے والے بچوں کے لیے عربی زبان کی تدریس کا یہ اپنا آسان اور عمدہ موقع ہوتا ہے جس کی مثال

دوسری زبانوں کے تدریسی پروگراموں میں نہ ملے گی۔ اب یہ ہمارے تعلیمی نظام، مدارس اور معلّمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آسان، مثالی اور عمدہ موقع سے استفادہ کرتے ہوئے اُن کے لیے عربی زبان کی اچھی اور عمدہ تدریس کا اہتمام کریں۔

قرآنی عربی زبان کی تعلیم کیسے دی جائے؟!

میں اپنی تجاویز کے مطابق پہلے سورہ فاتحہ کی تدریس کی مثال☆ بیان کر چکا ہوں، اب یہاں سورہ بقرہ کی پہلی پانچ آیاتِ کریمہ کی تدریس کی مثال پیش کرتا ہوں:

۱. شرح الکلمات

معلم ہر سبق کے شروع میں مقررہ آیاتِ کریمہ کے الفاظ اور ترکیبوں کی لغوی تشریح کو تختۂ سیاہ پر لکھے تاکہ بچے اسے یاد کریں اور اپنی کاپیوں میں درج کریں:

سُورۃ	سورت	ج سُوَر	الصَّلوٰۃ	نماز	ج صَلَوات
ذٰلِكَ	وہ	ج أُولٰئك	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے اُنہیں دیا	
الْكِتٰبُ	کتاب	ج کُتُب	رَزَق يَـرْزُق رِزْقًا		دینا
هُدًى	ہدایت	هَدٰى يَهْدِي هُدًى	يُنْفِقُوْنَ	وہ خرچ کرتے ہیں	
لِلْمُتَّقِيْنَ	پرہیزگار	م مُـتَّقِي	أنفَقَ يُنفِق إنفاقًا		خرچ کرنا
يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان لاتے ہیں		يُوْقِنُوْنَ	وہ یقین کرتے ہیں	
آمَنَ يُؤْمِن اِيماناً	(ب) ایمان لانا		أيقَن يُوقِن اِيقانا		یقین کرنا
يُقِيْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں		الْمُفْلِحُوْنَ	فلاح پانے والے	
أَقامَ يُـقِيْمُ اقامة	قائم کرنا		م مُفلِح		

☆ موصوف کا اسی موضوع پر ایک مضمون اس سے قبل 'محدث' کے جولائی ۲۰۰۸ء کے شمارے میں بعنوان ''دینی مدارس میں تعلیم قرآن کا جامع اور صحیح طریقہ'' شائع ہو چکا ہے جس میں اسی اُسلوبِ تدریس کی تلقین کرتے ہوئے سورۃ الفاتحہ کی تدریس کی عملی مشق دی گئی تھی۔ اسی کی طرف یہاں اشارہ کیا جا رہا ہے، مزید تفصیل کے لئے محولہ بالا شمارے کا مضمون ملاحظہ کریں۔

عربی زبان کی بہتر تدریس اور فہم قرآن کے ایک نئے طریقے کی تربیت کے لئے اس سے قبل بھی ماہنامہ 'محدث' کے شمارہ جنوری ۲۰۰۵ء میں ڈاکٹر عبد الکبیر محسن، اسلام آباد کا ایک تفصیلی مضمون شائع ہو چکا ہے جسے بعد میں ایک کتابچہ میں مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور نے بعنوان: 'عربی آسان ہے' شائع بھی کر دیا ہے۔ مدیر

2. ترجمة الآيات وشرحها

اس کے بعد معلم ان آیاتِ کریمہ کا مقامی زبان میں ترجمہ کرے گا اور بچوں کے معیار کے مطابق ان کی تشریح کرے گا۔

3. التمرينات المتنوعة

اب معلم ان آیات کریمہ پر متنوع سوالات کو حل کرنے کی مشقیں زبانی اور تحریری دونوں طرح حل کرائے:

١) اكتب أضداد الكلمات الآتية	ويكون الجواب
مدنية	ضدها مكية
الكافر	ضده المؤمن
الدنيا	ضدها الآخرة
الغيب	ضده الشهادة
السماء	ضدها الأرض
أمام	ضده خَلف
قبل	ضده بعد

٢) املإ الفراغ بكلمة مناسبة فيما يأتي:

١ - سورة الفاتحة............... وسورة البقرة مدنية

٢ - المؤمنون يؤمنون ....

٣ - ويُقيمون ....

٤ - ويُنفقون .... أموالهم

٥ - ويُؤمنون .... أنـزل على محمد ﷺ

٦ - ويُؤمنون .... أنـزل من قبله

٣) املإ الفراغ بكلمة مناسبة فيما يأتي:

١ - هو آمَنَ بالله	٢ - هما .... بالله
٣ - هم	٤ - هِيَ ....

٥- هُمَا .... ٦- هُنَّ ....
٧- أنـا .... ٨- نَحْنُ ....

(٤) أجب عما يأتي:

١- من خَلَقَنا ؟ ٢- من خَلَق السماء؟
٣- من خَلَق الأرض؟ ٤- من خَلَق العالم؟
٥- من أنـزَل القرآن الكريم؟ ٦- على مَن أُنزِل القرآن ؟

(٥) لَخِّص معنى هذه الآيات الكريمة بعبارتك :

الجواب: ذكر الله سبحانه وتعالى في هذه الآيات الكريمة أنه أَنـزل هذا القرآن ليهدي الناس إلى الصراط المستقيم، وذكر خمس صفات لعباده المؤمنين، وهي:

١- أنهم يؤمنون بالغيب، ٢- ويقيمون الصلاة،
٣- وينفقون من أموالهم في سبيل الله، ٤- ويؤمنون بالآخرة،
٥- ويؤمنون بما أنـزل على محمد ﷺ وما أنـزل قبله.

وهؤلاء هم على الحق وهم المفلحون...... اللهم اجعلنا منهم، آمين!

فوائد: آپ دیکھتے ہیں کہ اس طریقۂ تدریس میں زیر تعلیم بچے ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ پہلے مقررہ آیاتِ کریمہ میں مستعمل الفاظ کی اچھی لغوی تشریح لکھتے اور یاد کرتے ہیں اور پھر قرآنِ کریم کی لغت کو لکھنے، بولنے اور سننے کی متنوع اور عمدہ مشقیں کرتے ہیں جو ان کے ذہنوں میں عربی زبان وادب کی اچھی بنیاد بنے گی، اور کتاب اللہ کے اعلیٰ فہم وتدبر کی اہلیت پیدا ہوگی جو مستقبل میں ان کی تعلیمی اور علمی ترقی کا ذریعہ ہوگی۔

شعبۂ تجوید اور تحفیظ میں تین پاروں کی تدریس کرائی جائے

ہماری درسگاہوں میں اس وقت شعبہ تحفیظ القرآن الکریم اور شعبہ تجوید القرآن الکریم کے طلبہ کو کسی طرح کے فہم کے بغیر قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں وہ عمر بھر اس کے فہم سے محروم رہتے ہیں اور امام اور 'مقری' مقرر ہونے کے بعد بھی اس کی لغت اور معانی کو سمجھے بغیر پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ تمام علماء اور معلّمین تسلیم کرتے ہیں، یہ امر کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے۔ اس لئے ان دونوں شعبوں کے طلبہ کو

بھی کم از کم تین پاروں کی تدریس ضرور کرائی جائے۔

میرے اس مجوزہ طریقۂ تدریس پر عمل کرنے سے ان کے ذہنوں میں قرآنِ کریم کے اچھے فہم و مطالعہ کی راہ ہموار ہوگی جس سے اُنہیں ان مضامین یعنی تجوید اور حفظ میں بھی بڑی آسانی ہوجائے گی کہ وہ اب قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھیں گے تو نسبتاً کم مدت میں حفظ کرسکیں گے اور فراغت کے بعد مستقبل میں اپنی ذمہ داریوں کو فہم و بصیرت کے ساتھ ادا کرنے کے اہل ہونگے، اور ضرورت کے وقت آسانی سے علوم اسلامیہ کے شعبوں میں داخلہ لے کر مزید ترقی کرسکیں گے۔

میں اپنے طویل غور و فکر اور تجربات کی روشنی میں تعلیم و تربیت کی یہ تجویز اسلامی مدارس کے اربابِ اختیار، مدرّسین، علماء اور وفاقوں کے افسرانِ بالا کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تجویز آسان اور قابل عمل ہے۔ اس کے نفاذ سے ہمارے اداروں کے تعلیمی نظام میں ایسا انقلاب آئے گا جو ان کی ترقی کا ذریعہ بنے گا اور ہمارے فاضل اساتذہ اور معلّمین بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ إن شاء الله تعالىٰ وهو الموفق والمستعان!

کیا یہ طریقۂ تدریس قابل عمل ہے؟

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اسلامی مدارس اور جامعات کے موجودہ حالات میں، جب ہمارے معلّمین اور طلبہ میں بالعموم عربی زبان بولنے اور لکھنے کا ذوق ناپید ہے اور ہمارے ملک اور ماحول میں ایسی کتابیں اور گائیڈز بھی موجود نہیں ہیں جو تعلیم و تدریس کے اس جدید طریقے میں معاون اور مفید ہوں، تو ہم اس طریقۂ تدریس پر عمل کیسے کریں؟

اُصولی طور پر یہ طریقۂ تدریس آسان، فطری اور قابل عمل ہے۔ پہلے ہمیں اپنے فاضل اور محنتی معلّمین اور طلبہ کو اس کے فوائد اور دور رس نتائج اور ثمرات سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے نفاذ اور ترویج کی اہمیت کو واضح کرنا چاہئے۔ معلّمین کو دعوت دی جائے بلکہ اُنہیں شوق اور ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی عظیم درسگاہوں، اور اپنے عزیز بچوں کی ترقی کے اس پروگرام پر عمل کرنے کی تیاری کریں اور اپنے ماحول اور ادارے میں عربی زبان کو بولنے اور لکھنے کی روایت اور صلاحیت کو بیدار کریں۔ ان میں یہ صلاحیت موجود ہوتی ہے لیکن کبھی استعمال نہ کرنے سے خوابیدہ رہتی ہے۔ اُصولی طور پر تو یہ حضرات قرآنِ کریم کے وسیع ذخیرۂ لغت کے حافظ ہوتے ہیں، اس کے علاوہ وہ حدیثِ شریف کی صحاحِ ستہ، عظیم فقہی متون، عربی زبان

وادب کی متنوع کتابوں کے سمندر ناپیدا کنار کے عالم وفاضل ہوتے ہیں اور اُنہیں اس سمندر کے ہیروں ایسے بے شمار محاورے، استعمالات، جملے، اصطلاحات، لطیفے اور اشعار اور عبارتیں ازبر ہوتے ہیں۔ ان کی اس عظیم لسانی اور فکری اہلیت وصلاحیت کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس بارے میں ہمارے اداروں، منتظمین اور اساتذہ کو خواہ مخواہ احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ پورے شوق اور عزم کے ساتھ محنت سے اس نقص کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اس بارے میں مزید تجاویز یہ ہوسکتی ہیں:

① اپنے ادارے میں ایک دو گھنٹے کا ایسا وقت مقرر کردیں جس میں تمام معلّمین اور زیر تعلیم بچے صرف عربی زبان میں ہی بات کریں مثلاً بعد صلاة المغرب حتى صلاة العشاء یا صبح من بعد صلاة الفجر حتى الساعة الثامنة۔ منتظمین ایسے کسی پروگرام کی سرپرستی کریں اور معلّمین اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اُنہیں معاون کتابیں اور گائیڈز فراہم کریں۔ اس بارے میں ہمارا رسالہ كلمات مستعملة في بيئة مدرسية (درسگاہ کے ماحول میں مستعمل عربی الفاظ اور محاوروں کا انتخاب) للبنين یا للبنات مفید رہے گا۔

② قرآنِ کریم کی تعلیم کے سبق میں اس طریقۂ تدریس کو فوراً شروع کردیں۔ اس کی تدریس کو زیادہ سے زیادہ مؤثر اور دلچسپ بنانے کے لئے اس کی ایک دن پہلے تیاری کرکے آئیں۔ شروع میں کافی دقت پیش آئے گی اور کچھ غلطیاں ہوں گی۔ ان سے بددل نہ ہوں۔ راہنمائی کے لئے ہماری کئی مطبوعات مثلاً مفتاح الإنشاء: الجزء الأول والجزء الثاني معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ ان شاء اللہ!

③ ہر معلم سے درخواست کریں کہ وہ کم از کم اپنا ایک سبق عربی زبان میں ضرور پڑھائے جس سے ان کی اپنی صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور بچوں کی تربیت اور مشق ہوگی۔

مرشد تدريس القرآن کی تیاری

آخر میں یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے معهد اللغة العربية میں کئی سال سے اسی طریقۂ تدریس کے مطابق قرآن کریم کی تدریس کررہے ہیں اور معلّمین کے لئے اس کی گائیڈ 'مرشد تدریس القرآن الکریم' کی تیاری کا کام ہورہا ہے جس کے پہلے اجزاء آئندہ چار پانچ ماہ تک طبع ہوجائیں گے۔ ان شاء الله تعالى وبيده التوفيق!